رمضان المبارک کے فضائل ومناقب

تحریر: شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم رحمہ اللہ، گوجرانوالہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿شهر رمضان الذی أنزل فيه القرآن هدى للناس وبينٰت من الهدى والفرقان﴾ [سورۃ البقرہ:۱۸۵]

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کیلئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی بین و واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہے۔

وجہ تسمیہ: فتح القدیر میں لکھا ہے: (انما لما نقلوا أسماء الشهور عن اللغة القديمة سموها بالازمنة التی وقعت فيها فوافق هذا الشهر أيام الحر فسمی بذالک) [فتح القدیر: ۱/۱۸۲]

جب عربوں نے لغت قدیمہ سے مہینوں کے نام مرتب کیے تو جس زمانہ میں واقعہ ہوئے اسی کے ساتھ موسوم کر دیئے۔ یہ مہینہ چونکہ اس وقت گرمی کے دنوں میں آیا تو اس کا نام رمضان رکھا گیا۔

فضیلت رمضان

رمضان المبارک کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کتب سماویہ کو اس میں نازل فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت قرآن مقدس کا نزول اسی مہینہ میں ہوا۔ جس کی تعلیمات اور اصولوں پر عمل کر کے ایک غیر مہذب قوم تہذیب وتمدن کی معلم بن گئی۔ وہ قوم جس کی اخلاقی ومعاشرتی پستی ضرب المثل بن چکی تھی وہ اسی رشد وہدایت کی بدولت دنیا کی سب سے محترم ذی وقار اور ترقی یافتہ قوم بن گئی۔ مولانا حالیؒ فرماتے ہیں:

وہ دین جس نے اعداء کو اخواں بنایا　　وحوش اور بہائم کو انسان بنایا
درندوں کو غمخوار دوراں بنایا　　گڈریوں کو عالم کا سلطان بنایا
وہ خطہ جو تھا ایک ڈھوروں کا گلہ　　گراں کر دیا اس کا عالم سے پلہ

(مسدس حالی:۱۱)

امام شوکانیؒ نے فتح القدیر میں لکھا ہے:

(أنزلت صحف ابراهيم في أول ليلة من رمضان وأنزل الزبور لثماني عشرة خلت من رمضان وأنزل الله القرآن لأربع وعشرين خلت من رمضان وأنزل التوراة لست خلون من رمضان وأنزل الانجيل لثماني عشرة من رمضان)[فتح القدیر:۱/۱۸۳عن جابرؓ وانسؓ]

(أنزلت صحف ابراهيم في ثلث ليال مضين من شهر رمضان و أنزل انجيل عيسیٰ في ثلاث عشرة ليلة مضت من شهر رمضان)[الغنیۃ للشیخ عبدالقادر جیلانی ۲/۵،عن ابی ذرؓ مطبوعہ مصر] ''ابراہیمؑ پر صحیفے رمضان کی پہلی یا تیسری رات نازل ہوئے۔زبور ۱۸ رمضان، قرآن مجید چوبیسویں اور تورات چھٹی رمضان، انجیل اٹھارہویں یا تیرہویں رمضان کو نازل ہوئی۔صحف سماوی کے نزول کیلئے رمضان کو خاص کرنا رمضان المبارک کی فضیلت کی واضح دلیل ہے۔''

اسلامی تعلیمات میں رمضان المبارک کے بے شمار فضائل ومناقب کا تذکرہ ہے۔

یہ ایک عظیم الشان بابرکت مہینہ ہے۔اس ماہ کی ایک رات ایسی ہے جو اپنے فضائل وبرکات کے لحاظ سے ہزار ماہ سے بہتر ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کئے ہیں اور رات کو قیام کرنا نفل قرار دیا ہے۔اس مہینہ میں جو کوئی نفلی عبادت کے ذریعہ قرب الٰہی حاصل کرے گا اس کا اجر وثواب ایسا ہوگا جیسا کہ رمضان کے ماسوا مہینوں میں فرض ہوتا ہے اور جو اس مہینہ میں فرض ادا کرے گا اس کا اجر وثواب اس قدر ہوگا جس قدر رمضان کے علاوہ ستر فرض ادا کرنے کا ہوتا ہے۔یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔یہ ایثار اور باہمی خیر خواہی کا مہینہ ہے اس ماہ میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔جس کسی نے اس مہینہ میں روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو یہ اس کیلئے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہوگا اور روزہ افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملتا ہے جیسا کہ خود روزہ رکھنے والے کو اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ ہم میں سے ہر ایک اس قدر طاقت نہیں رکھتا کہ وہ روزہ افطار کرا سکے۔آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی یہ اجر دے گا جو روزہ دار کا روزہ ایک کھجور یا دودھ یا پانی کے ایک گھونٹ سے بھی افطار کرائے گا۔البتہ جو کوئی روزہ دار کو پیٹ بھر کے کھانا کھلائے گا۔یہ عمل اس کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ حوض کوثر سے اسے ایسا مشروب پلائے گا جس کے بعد وہ شخص پیاسا نہیں ہوگا۔یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

یہ ماہ موجب رحمت الٰہی اور موجب مغفرت الٰہی اور عذاب جہنم سے نجات کا موجب ہے۔جس نے اس ماہ

میں اپنے غلام سے محنت ومشقت میں تخفیف کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخشش دے گا اور اس کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔[مشکوٰۃ:۱/۱۶۵، ترغیب:۳/۲۰۳، مرقاۃ:۴/۲۲۷، ۲۲۸]

خیر خواہی کا مہینہ

یہ باہمی خیر خواہی و ہمدردی کا مہینہ ہے۔ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی زندگی ایثار وقربانی کا بہترین مرقع ہے۔ مثلاً: حضرت ابوجہم بن حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ جنگ یرموک کے موقع پر میں اپنے چچازاد بھائی کی تلاش میں نکلا کیونکہ وہ اس جنگ میں شریک تھے۔ میں نے پانی کا ایک مشکیزہ اپنے ساتھ لے لیا ممکن ہے کہ وہ پیاسے ہوں تو ان کو پانی پلاؤں۔ اتفاق سے وہ ایسی حالت میں ملے کہ وہ دم توڑ رہے تھے اور میں نے پوچھا پانی دوں تو انہوں نے اشارے سے ہاں کی۔ اتنی دیر میں قریب پڑے ساتھی نے آہ بھری تو میرے چچازاد بھائی نے آواز سنی تو اس کے پاس جانے کا اشارہ کیا۔ میں اس کے پاس پانی لے کر گیا تو وہ ہشام بن ابی العاصؓ تھے۔ اس کے پاس پہنچا ہی تھا کہ ان کے قریب ایک تیسرا آدمی دم توڑ رہا تھا۔ ہشامؓ نے مجھے اس کے پاس جانے کا اشارہ کیا۔ میں اس کے پاس پہنچا تو اس کی روح جسد عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ ہشام کے پاس واپس آیا تو وہ بھی جاں بحق ہو چکے تھے۔ اپنے بھائی کے پاس لوٹا تو وہ بھی قضائے الٰہی کو لبیک کہہ چکے تھے۔ ایثار وقربانی کا کس قدر عظیم نمونہ تھے کہ خود شدت پیاس سے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی اور جانکنی کے مشکل وقت میں بھی بھائی کی ہمدردی وخیر خواہی کو فراموش نہیں کیا۔ ہمیں چاہیے کہ باہمی ہمدردی کے اس مہینہ میں لوگوں کی سحری وافطاری کا انتظام کریں اور اپنے قرب وجوار میں غریب وتنگ دست لوگوں کا خیال کریں۔ حضرت حماد بن سلمہؒ ایک مشہور محدث گزرے ہیں وہ ہر روز پچاس آدمیوں کا روزہ افطار کرانے کا اہتمام کرتے تھے۔[روح البیان]

رمضان المبارک رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے۔ رمضان کی تین خاصیتیں لوگوں کی اقسام کی وجہ سے ہیں:

۱۔ جن لوگوں کے کوئی گناہ نہیں ان کیلئے سراسر یہ مہینہ رحمت ہے۔

۲۔ جن لوگوں کے معمولی گناہ ہوں ان کو کچھ روزے رکھنے کے بعد معافی ہو جائے گی۔

۳۔ جن کے زیادہ گناہ ہوں، جو وہ زیادہ حصہ رمضان کے روزے رکھیں گے تو ان کی آتش جہنم سے آزادی وخلاصی ہو جائے گی۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے: (والکل بفضل الجبار و توفیق الغفار للمؤمنین الأبرار الأعمال الموجبة للرحمة والمغفرة والعتق من النار) [مرقاۃ:۴/۲۳۸]

اور توفیق ایزدی سے ہے جس سے مومن بندے ایسے اعمال کرتے ہیں جو رحمت و بخشش اور آزادی جہنم کا ذریعہ بنتے ہیں۔

مَنْ فَطَّرَ صَائِماً

روزہ دار کا روزہ افطار کرانا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کسی کی چیز سے روزہ افطار کرنے سے روزے کا ثواب دوسرا لے جاتا ہے یا ثواب کم ہو جاتا ہے، یہ خیال غلط ہے۔ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے لامتناہی خزانوں سے اسے ثواب عطا کرتے ہیں۔ ہاں روزہ افطار کرانے والے کو حلال کمائی سے روزہ افطار کرانا چاہیے۔ حدیث میں ہے:

(من فطر صائماً فی شهر رمضان من كسب حلال صلت عليه الملائكة ليالی رمضان كلها وصافحه جبريل ليلة القدر ومن صافحه جبريل يرق قلبه وتكثر دموعه) [صحیح ابن حبان مرقاۃ: ۲/ ۲۳۸] ''جو کوئی رمضان المبارک میں روزہ دار کا روزہ حلال کمائی سے افطار کرائے گا تو رمضان کی تمام راتوں کو فرشتے اس کیلئے دعا کریں گے اور شب قدر کو جبرائیلؑ اس سے مصافحہ کریں گے۔ جبریل کے مصافحہ کی علامت یہ ہے کہ دل نرم اور آنکھیں پرنم ہو جائیں گے۔''

جعل الله صيامه فريضة

رمضان المبارک کے روزے فرض کئے گئے ہیں اس کے علاوہ اس مہینہ کی ہر رات میں ایک نفل نماز کا اضافہ کر دیا گیا ہے اور اس کا خاص نظام بھی مقرر کیا گیا ہے۔ یعنی تراویح اور ایمان و احتساب کی شرط کے ساتھ دونوں چیزوں کے ادا کرنے پر مغفرت و بخشش کا حتمی وعدہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(من صام رمضان ايماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه) [مشکوٰۃ، کتاب الصوم: ۱/ ۱۷۲، مرقاۃ: ۴/ ۲۳۱، تحفۃ الأحوذی: ۲/ ۳۲] ''جو کوئی ایمان و احتساب کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

ایمان و احتساب کا مطلب یہ ہے کہ اس عمل پر اللہ نے جس ثواب کا وعدہ فرمایا ہے اس پر یقین رکھتے ہوئے اس کی طلب و امید میں وہ عمل کیا جائے پس رمضان کے روزے اور تراویح و قیام کا جو اجر و ثواب رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے اس پر یقین رکھتے ہوئے جو شخص رمضان کا روزہ رکھے اور رات کو نوافل پڑھے اس کیلئے یقینی وعدہ ہے کہ اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے لیکن ان دونوں عملوں کی قبولیت کی کچھ شرطیں ہیں۔ اگر وہ

پوری نہ ہوئیں تو پھر روزہ، تراویح کا نتیجہ بھوک و پیاس اور شب بیداری کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ حدیث رسولؐ میں ہے:

(رب صائم ليس له من صيامه الا الجوع ورب قائم ليس له من قيامه الا السهر) [ابن ماجہ] ''بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے روزوں کا حاصل بھوک کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور بہت سے راتوں کے عبادت گزار ایسے ہوتے ہیں جن کو شب بیداری کی زحمت کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔''

ایمان و احتساب کی شرط دراصل ہر نیک عمل کی روح ہے۔ نیک نیتی اور خلوص کے بغیر بڑے سے بڑا عمل بے اثر ہوتا ہے۔ روزہ کی قبولیت کیلئے ضروری ہے کہ روزہ دار کھانا پینا چھوڑنے کے ساتھ تمام بری باتوں اور برے کاموں سے بھی پرہیز کرے۔ ارشاد رسول اللہ ﷺ ہے:

(من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة أن يدع طعامه وشرابه) [صحیح بخاری] ''جو شخص روزہ کی حالت میں غلط باتیں بولنے اور غلط کام کرنے سے پرہیز نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔''

ایک دوسری حدیث میں ہے:

(ليس الصيام من الأكل والشرب انما الصيام من اللغو والرفث) ''روزہ صرف کھانے پینے ہی سے باز رہنے کا نام نہیں ہے بلکہ روزہ یہ ہے کہ بے ہودہ باتوں اور گندے اعمال سے بھی انسان بچے۔''

احادیث رسولؐ سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کی آمد پر خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

(ان الجنة تزخرف لرمضان من رأس الحول الى حول قابل قال اذا كان اول يوم من رمضان هبت ريح تحت العرش من ورق الجنة على الحور العين فيقلن يارب اجعل لنا من عبادك ازواجاً تقربهم أعيننا وتقر أعينهم بنا) [مشکوٰۃ: ۱/۱۷۴، کتاب الصوم بیہقی عن ابن عمرؓ] ''بے شک جنت کو رمضان کے استقبال کیلئے سال بھر مزین کیا جاتا ہے اور یکم رمضان کو عرش کے نیچے سے جنت کے پتوں سے گزرتی ہوئی ہوا حور عین پر چلتی ہے تو وہ کہتی ہے اے پروردگار! اپنے بندوں کو ہمارا جوڑا بنا دے تا کہ ہماری آنکھیں ان کے دیدار سے ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہماری رؤیت سے ٹھنڈی ہوں۔''

سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ

شیطان کا زنجیروں میں جکڑنا۔اس کے متعلق بعض علماء کا خیال ہے کہ اس کو حقیقت پر محمول کیا جائے اور بعض کے نزدیک مجاز پر۔ مجاز کی صورت میں مراد یہ ہے کہ وہ وساوس وخیالات باطلہ ڈالنے سے باز آجاتے ہیں یا ان کے شرور وساوس کم ہوجاتے ہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ شیطانوں کے پیروکار اور نفوس شریرہ میں گیارہ ماہ کے اندر اس قدر وساوس راسخ ہوجاتے ہیں کہ مزید کسی انگیخت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جن شیطانوں کے علاوہ نفوس خبیثہ، عادات قبیحہ اور انسانی شیطان بھی برائی پر آمادہ کرتے ہیں جیسا کہ قرآن میں ہے:﴿ان النفس لأمّارة بالسوء﴾[سورۃ یوسف:۵۳]"بے شک نفس برائی پر آمادہ کرنے والا ہے۔"﴿الذی یوسوس فی صدور الناس﴾[سورۃ الناس]"بعض جن وانس لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں۔"

منادی کی ندا

● روایت میں ہے کہ رمضان کی ہر رات منادی ندا دیتا ہے۔

(یاباغی الخیر أقبل ویاباغی الشر أقصر ولله عتقاء من النار وذالک کل لیلة)

[ترمذی عن ابی ہریرہؓ، مشکوٰۃ:۱/۱۷۳]"اے نیکیوں اور بھلائیوں میں رغبت رکھنے والے! آگے بڑھ اور اے برائیوں کے طالب! اب تو باز آجا۔"

حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ منبر کی پہلی سیڑھی پر چڑھے تو آمین فرمایا، دوسری اور تیسری پر بھی آمین فرمایا۔ پھر آپؐ نے وضاحت فرمائی کہ میرے پاس جبرائیلؑ آئے اور انہوں نے کہا اے محمد ﷺ جس نے رمضان المبارک اپنی زندگی میں پایا اور توبہ واستغفار کر کے اپنی معافی نہ کروائی۔اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کرے،تو میں نے آمین کہا، پھر جبرائیلؑ نے کہا کہ جو اپنے ماں باپ کو زندہ پائے اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے بلکہ نافرمانی کر کے آتش دوزخ میں گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی رحمت سے دور کرے، میں نے آمین کہا (اللہ قبول فرمائے) پھر جبرائیلؑ نے کہا جس کے پاس آپؐ کا نام ذکر کیا گیا اور اس نے درود نہ پڑھا اس کو اللہ اپنی رحمت سے دور کرے، میں نے آمین کہا۔[رواہ البخاری فی براالوالدین، ترمذی عن ابی ہریرۃ روی الحاکم عن کعبؓ بن عجرہ]

حضرات! اندازہ کیجئے سید الملائکۃ جبرائیلؑ دعا کے کلمات دہرا رہے ہیں اور سید الانبیاء ﷺ آمین فرمار ہے ہیں۔ لہٰذا ایسے آدمی کی بدبختی وبدقسمتی میں کوئی شک نہیں ہوسکتا ہے جس کیلئے سید الملائکۃ اور سید الانبیاء ﷺ بددعا کریں۔

واضح ہوا کہ رمضان المبارک کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں اور یہ لامتناہی بھلائیوں کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس ماہ مقدس کی برکات سے نوازے، آمین۔